82

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،15-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. محترمہ زوبیہ رباب ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک میں امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور دہشت گردی کے نہ ختم ہونے والے واقعات کے سدباب کے لئے تمام محکموں میں سول ڈیفنس(Civil Defense) کی مشقوں کافوری طور پر خصوصی اہتمام کیا جائے۔

2. سردار خالد سلیم بھٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری ملازمین کی ترقی کی رفتار سست ہونے کے باعث اکثر ملازمین ترقی کے انتظار میں ریٹائرمنٹ کی دہلیز پر پہنچ جاتے ہیں اور بغیر ترقی حاصل کئے ریٹائر ہو جاتے ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتاہے کہ جو سرکاری ملازمین اپنی مدت ملازمت کے آخری پانچ سالوں میں ترقی حاصل کئے بغیر ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ جائیں، انہیں ان کے موجودہ سکیل (Current Scale)سے اگلے سکیل(Next Scale)میں خصوصی ترقی دے کر ریٹائر کیا جائے تاکہ وہ ملازمین اپنی ریٹائرمنٹ تک دلجمعی سے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے رہیں۔

3. محترمہ عارفہ خالد پرویز: صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت صوبہ میں خواتین کے خلاف ہونے والے domestic violence کے واقعات کی فوری رپورٹنگ کے لئے helpline number کاآغاز کرے۔

4. جناب اعجاز احمد خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن پاک باترجمہ کی تعلیم کو بطور مضمون سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں جماعت اول سے تعلیمی نصاب میں شامل

کیا جائے۔

5. محترمہ آمنہ اُلفت: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین اور ان کے اہل خانہ کے سرکاری ہسپتالوں سے مفت علاج کے لئے ان کے محکمے کی جانب سے مستقل میڈیکل کارڈ جاری کئے جائیں۔

84

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،15-مارچ 2011

(یوم الثلاثہ،9-ربیع الثانی 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 4 منٹ پر زیر

صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ

مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (105) اِنَّ فِيْ

هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ (106) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (107)

سُوْرَةُ الأنبيَاء آيات 105 تا 107

اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکو کار بندے ملک کے وارث ہوں گے (105) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (اللہ کے حکموں کی) تبلیغ ہے (106) اور

(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (107)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی مصطفیٰ ﷺ بادشاہ انبیاء
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
ذکر تیرا ہر اک درد کی ہے دوا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
تیری عظمت بھلا ہو بیاں کس طرح
نہیں کوئی بنا تو بنا جس طرح
تیری مرضی سے حق نے بنا کر کہا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا آپ ﷺ کا
شان نبیوں میں سب سے بڑا آپ ﷺ کا
سب کے مشکل کشاء سب کے حاجت روا
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں
اپنے پیاروں کا صدقہ عطا کیجئے
محمد ﷺ خطا کار کو یہ دعا دیجئے
جب مروں لب پہ ہو یا نبی مصطفیٰ ﷺ
مجھ کو تیری قسم تجھ سا کوئی نہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحولیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ تین دنوں سے انہیں بچا رہے ہیں اور مزید کب تک انہیں تحفظ دیں گے؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ آج ان کا سوال ہے اور میں انہیں بلا رہا ہوں۔ جب وہ ایوان میں آئیں گے تو اس پر بات کریں گے اور میں آپ کو بھی پوری طرح تحفظ دوں گا انشاء اللہ۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی ہڑتال سے متعدد مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے young ڈاکٹرز 15 دن سے ہڑتال پر ہیں اور ان کے مسائل کے حل کے لئے ابھی تک حکومت نے کوئی کمیٹی نہیں بنائی بلکہ ان کے خلاف اخبارات میں اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس طرح عوام اور ڈاکٹروں کی لڑائی کرانا چاہتی ہے جو کہ عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس forum سے ایک کمیٹی بنائیں جو ڈاکٹروں کے مسائل سنے کیونکہ ان کے genuine مسائل ہیں، قوم کے مسیحا ہیں اور اگر آج ہم انہیں تحفظ نہیں دیں گے تو کوئی بھی آدمی یہاں پر job کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ میں آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے چھ ماہ میں چار ہزار ڈاکٹر دوسرے ممالک میں جا چکے ہیں جبکہ اس مہینے میں سعودی عرب سے ایک ٹیم ڈاکٹروں کو لینے کے لئے آرہی ہے جو دو ہزار ڈاکٹرز لے جائے گی۔ اگر ہم اس معاملے کو tackle نہیں کریں گے تو یہاں پر ڈاکٹروں کا بحران ہوگا اس لئے مہربانی کر کے اس معاملے پر خصوصی توجہ دلائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ڈاکٹرز اپنی تنخواہوں میں اضافے اور دیگر مطالبات کے سلسلے میں ہڑتال پر ہیں۔ ان سے محکمہ اپنے طور پر negotiate کر رہا ہے اور ان کے مطالبات 10-2009 میں کافی حد تک پورے بھی کئے گئے ہیں۔ اگر محترم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کی کمیٹی ان مذاکرات میں اور اس معاملے کو حل کرنے کے لئے مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دیں جو کہ ڈاکٹروں کے ساتھ negotiate کرے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ دو معزز ممبران کے نام دے دیں تاکہ میں کمیٹی کی تشکیل کروں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے تو انہیں دھمکی دی ہے کہ ہم انہیں نکال دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جب کمیٹی بیٹھے گی تو وہ سارے معاملات کو دیکھ لے گی۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: اس کا یہ کوئی solution نہیں ہے اس لئے کمیٹی بنائی جائے اور دوسرا اس معاملے کو قائمہ کمیٹی کے سپرد بھی کیا جائے تاکہ وہ اس پر غور و خوض کرے۔ اگر ان کے مسائل genuine ہیں تو انہیں حل کرنے میں کیا قباحت ہے؟

جناب سپیکر: کمیٹی کی سفارشات آئیں گی تو اس کے مطابق عمل کریں گے اس لئے آپ اپنی طرف سے دو معزز صاحبان کے نام دیں اور میں حزب اقتدار کی طرف سے بھی دو نام لیتا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں بھی اسی سلسلے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور میں ڈاکٹروں کے گھروں پر باقاعدہ چھاپے مارے گئے ہیں اور میں وہ بات بتا رہا ہوں جو کہ بالکل سچ کی بنیاد پر ہے۔ آج صوبہ پنجاب کے اندر حالت یہ ہے کہ کوئی ڈاکٹر ڈیوٹی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور انہیں کہا یہ جا رہا ہے کہ اگر آپ ڈیوٹی پر نہیں آئیں گے تو ان پر ایف آئی آرز درج ہوں گی اور انہیں باقاعدہ جیلوں میں ڈالا جائے گا۔ ہمارا صوبہ پنجاب کدھر کو جا رہا ہے؟ اگر ہم نے ڈاکٹروں کو جیلوں میں ڈالنا ہے، میرا خیال ہے کہ صحافیوں کو پہلے گولیاں لگ رہی ہیں، ڈاکٹروں کو جیلوں میں ڈال دیا جائے گا، اپوزیشن اور میڈیا کو کہا جا رہا ہے کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ اور get out ہو جاؤ تو میری گزارش صرف اتنی

ہے کہ خدارا پنجاب میں جنگل کا قانون نہ بنایا جائے اور یہاں رہنے والے لوگوں کا کچھ خیال کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ڈاکٹر صاحبان کی ایک ایسی community ہے جس کے اندر ایک ایسی training ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بعد مسیحا ہیں کیونکہ یہ لوگ معاشرے کی cream ہوتے ہیں اور اگر ہم اپنے ڈاکٹروں اور مسیحاؤں کے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں اور آج صورتحال یہ ہے کہ تمام ڈاکٹرز سعودی عرب کے ویزے لے رہے ہیں اور وہ یورپ کی طرف جا رہے ہیں تو اس قوم اور اس صوبے کو بچائیں۔ وزیر قانون جو جواب دے رہے ہیں تو آج اس معاملے کو چلتے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے مگر ان کا احتجاج ختم نہیں ہوا الٹا کل فہرستیں تیار ہو گئی ہیں۔ میں یہاں پر کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی تو پھر صوبہ پنجاب میں وہ تماشا لگے گا کہ صوبہ پنجاب کے اندر جتنے لوگ مریں گے اور جتنی اموات ہوں گی ان کی ذمہ دار مسلم لیگ (ن) اور وزیر اعلیٰ پنجاب ہوں گے۔ چونکہ ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت دی ہوئی ہے اور دینے والی تو خدا کی ذات ہے لیکن کرنا انہوں نے ہے اس لئے آپ اس پر seriously notice لیں اور آج ہی ایوان کی کمیٹی بنائیں جو دو دن کے اندر رپورٹ submit کرے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کمیٹی کے نام دیں، میں نام پوچھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس مسئلے کی طرف آپ لوگوں کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ینگ ڈاکٹروں کے احتجاج کے بارے میں سب کو تفصیلات معلوم ہیں۔ تنخواہیں بڑھانے کی بات ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایک ڈرائیور اور کانسٹیبل کی تنخواہ بھی اٹھارہ ہزار روپے ہے اور ان سترہویں گریڈ کے ڈاکٹروں کی بھی جن پر ہمارا مستقبل چلنا ہے، جو پوسٹ گریجویشن کر رہے ہیں ان کے ساتھ یہ ناانصافی ہے۔ میں جو بات کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ گورنمنٹ خود اپنے ہی سرکاری آفیسروں کے خلاف اخباروں میں اشتہار دے۔ یہ کون سا ٹائم آگیا ہے کہ آپ خود گورنمنٹ ہوتے ہوئے کروڑوں روپے کا اشتہار جنگ اخبار میں دیں کہ ینگ ڈاکٹرز لوگوں کو مار رہے ہیں؟ آپ لوگوں نے کبھی شوگر ملوں کے بارے میں ایسی بات نہیں کی، آپ نے یوریا کھاد کے بارے میں ایسی بات

نہیں کی لیکن کیا یہ آپ کے اپنے failure کا اقرار نہیں ہے کہ آپ نے اپنے ہی اخراجات سے اپنے ہی سرکاری ڈاکٹروں کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ ان کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں؟ اس سے زیادہ آپ کا اپنا اعتراف کبھی بھی on record نہیں آیا ہو گا۔ میں نے کبھی بھی نہیں سنا کہ گورنمنٹ نے خود اپنے ہی پیروں کے خلاف یہ بات کی ہو۔ پھر آپ کس انقلاب کی باتیں کرتے ہیں؟ انقلاب حکومت کے خلاف ہی آتے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب آپ اس طرح سے criticize کریں گے تو اس کا کیا جواب دیں گے؟ کیا وزیر قانون مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو آپ نے ہزاروں ائر کنڈیشنرز لگائے تھے جواب تک نہیں چل رہے، جن کے لئے بجلی نہیں ہے، تیل نہیں ہے اور جنریٹروں پر خرچ کیا گیا روپیہ، کیا human resource پر خرچ کرنا آپ کا فرض نہ تھا؟ اگر آپ انہی ڈاکٹروں پر وہ پیسا خرچ کر دیتے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں AC لگانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر تھا۔ ہم کہتے رہے کہ ڈاکٹروں کو بنانے کی فیکٹری نہ بنائیں۔ ایک فیکٹری بنادی ہے جس میں سستے داموں ڈاکٹرز manufacture ہو رہے ہیں اور باہر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں شدید احتجاج اُس ایک اشتہار کا کرتی ہوں جو گورنمنٹ نے اپنے ہی آفیسروں کے خلاف، ہمارے چاند جیسے بچے جو سب سے لائق ہیں، جو ہر ماں کی آنکھ کا تارا ہیں، جن کے سروں پر لیاقت کا تاج ہے ان کے ساتھ یہ سلوک کرنا اور ان کو حکومت خود murderers کہہ دے اس پر میں شدید احتجاج کرتی ہوں اور اسمبلی سے واک آوٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد ایوان سے احتجاجاً واک آوٹ کر کے باہر جانے لگیں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ واک آوٹ نہ کریں، ہم آپ کی بات سن رہے ہیں اور کمیٹی بنا رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہی ہیں؟ ایسے نہ کریں۔ محترمہ! آپ میرے کہنے پر واپس آ جائیں میں آپ کو کمیٹی میں شامل کر رہا ہوں۔ چودھری صاحب! ڈاکٹر صاحبہ کو واپس لائیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد واک آوٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! بہت مہربانی کہ آپ ہاؤس میں تشریف لے آئیں، آپ کا شکریہ۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پندرہ دنوں سے مسیحا سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ معزز ممبر کی بات سنیں، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: میں ایک بات ایک ہی دفعہ کہہ دیتا ہوں کہ اگر اس اسمبلی میں میری گفتگو پر کسی نے hooting کی تو ایک دفعہ ہی کہتا ہوں کہ چیف منسٹر کو ایک لفظ اس اسمبلی میں نہیں بولنے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کسی کی ذات کی نفی نہیں کروں گا، میں ذاتیات پر نہیں جاؤں گا کیونکہ مجھے ذات سے غرض نہیں ہے۔ میرے پاس اتنے issues ہیں جنہیں میں آپ کے علم میں لاؤں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ٹشوز، ٹشوز" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بات سنیں، ان کی بات سنیں، no interruption۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پندرہ دنوں سے مسیحا سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی جا کر ان کا مسئلہ سننے کے لئے تیار نہیں ہے اور کوئی مسئلہ حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے کہ محکمہ صحت میں دو سیکرٹری بیٹھے ہیں اور وزیر کوئی نہیں ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں آپ نے ان معزز ذمہ داران باصلاحیت لوگوں میں سے کسی کو وزیر صحت بنایا ہوتا تو یقین کیجئے کہ تین دن کے اندر مسئلہ حل ہو جاتا۔ میں حکومت کو مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ ان سرکاری ملازمین کی embarrassment سے حکومت نہیں چلنی۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر طاہر علی جاوید، جناب شیر علی اور جناب محمد اعجاز شفیع ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گلی گلی میں شور ہے، (ن) لوٹا چور ہے" کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ڈاکٹر طاہر صاحب منسٹر کی نشست پر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جب وہ بولیں گے تو میں ان کو بھیج دوں گا جہاں ان کی جگہ ہو گی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہاں پر جو front rows ہیں ان پر منسٹروں کے نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان نشستوں پر نہیں بیٹھ سکتے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔

جناب سپیکر: جب ہاؤس in order نہیں ہے تو پھر میں کیا کروں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں عرض کر لوں؟

جناب سپیکر: جی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی معروضات میں ڈاکٹروں کے issue پر بعد میں بات کروں گا۔ اب میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے یہاں کا ماحول اس قسم کا ہو گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک designated seat پر کسی کو نہیں بیٹھنا چاہئے۔ جناب طاہر علی جاوید صاحب منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سیٹ چھوڑ کر پیچھے بیٹھ جائیں۔ ہمیں اس پر جب اعتراض ہو گا تو اس وقت اعتراض کی شدت سامنے آئے گی، جب یہ منسٹر بن جائیں تب یہ منسٹر کی سیٹ پر بیٹھیں، شوقِ منسٹری اتنا نہیں ہونا چاہئے کہ hon'able Chair یا Law Minister کو test میں ڈال دیا جائے۔ میری یہ درخواست ہے کہ یہ پیچھے بیٹھ جائیں اور designated Minister's Chairs کو چھوڑ دیں ورنہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ ساجدہ میر کی طرف سے ایوان میں جوتا لہرانے پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشتوں سے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! ساجدہ میر نے ایوان میں جوتی لہرائی ہے اسے ایوان سے باہر نکال دیا جائے یہ انتہائی بد تمیزی ہے، انہیں شرم آنی چاہئے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف (جناب افتخار احمد خان): جناب سپیکر! اس نے انتہائی بد تمیزی کی ہے اس کی عمر دیکھیں اور اس کی حرکت دیکھیں۔ آپ اس بات کا نوٹس لیں اور اسے ہاؤس سے باہر نکال دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گلی گلی میں شور ہے (ن) لوٹا چور ہے" کی مسلسل نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ)!

CH. SHAUKAT MAHMOOD BASRA (Advocate): Mr. Speaker! I want to raise a very important point which is related with the…

جناب سپیکر: اردو میں بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں جو کتاب ہے اس کا title ہے۔ Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab. اس کا ایک chapter ہے جو days and time of sitting and adjournment of sitting کے متعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بطور Custodian of the House, It is the responsibility of the honourable Chair کہ ہاؤس کو in order کیا جائے اور ہاؤس کو قانون کے مطابق چلایا جائے۔ ڈاکٹر طاہر علی جاوید جن کا issue regarding their sitting raise ہوا ہے۔ That is still controversial. وہ اس طرح ہے کہ اب جس سیٹ پر ڈاکٹر صاحب تشریف فرما ہیں، بڑی معذرت کے ساتھ میرے منہ سے ڈاکٹر نکل گیا،

He is no more a doctors because his licence has been cancelled by the Massachusetts State of America.

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کر لوں؟

ڈاکٹر طاہر علی جاوید: سامنے آکر بات کرو۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: .You should talk on your time طاہر علی جاوید صاحب! تشریف رکھیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "حیرت ہے بھئی حیرت ہے،
شیر بڑا بے غیرت ہے" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، پانی چور" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "پانی چور، بجلی چور، چور مچائے شور۔ ڈاکو، ڈاکو۔
گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو، ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)
(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کی معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت نے دو
Play cards display کئے جن پر لکھا تھا "لوٹا انڈسٹری لمیٹڈ، جاتی عمرہ
کی فخریہ پیشکش، "لوٹا کریسی"۔ نواز شریف کی لٹیا ڈبوئیں گے یہ لوٹے)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ڈاکو ڈاکو،
بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "آٹا چور" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزرات، ہائے وزرات" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہائے لوٹے،
ہائے لوٹے، لوٹا کریسی ٹھاہ" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزرات، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف (جناب افتخار احمد خان): ہن طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی اے؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "مشرف کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ، لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ڈاکو۔ڈاکو کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے، حاجی چور، بجلی چور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے وہ غدار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ہائے وزارت، ہائے وزارت" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس گندے لوٹے، گندے انڈے کو یہاں سے اٹھاؤ، اس گندے انڈے کو باہر نکالا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران نے ایک چھوٹے سائز کا لوٹا معزز ممبر ڈاکٹر طاہر علی جاوید کے desk پر آ کر رکھا)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹوں کا جو یار ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جواباً "ڈاکو، ڈاکو، ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House۔ جی، وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحولیات (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! میں آج کے تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کے تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اولڈ سٹی لاہور جوتے سازی کی صنعت کی وجہ سے گرد و نواح کے رہائشیوں میں وبائی امراض کی بھرمار

*2816: **جناب محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی لاہور میں جوتے سازی کی صنعت میں بدبودار چمڑا اور زہریلہ سلوشن عام استعمال ہوتا ہے جس سے گرد و نواح کی آبادی سانس دمہ و دیگر مہلک بیماریوں کا شکار ہو رہی ہے نیز استعمال کردہ سلوشن میں آگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ بھی ہر وقت لاحق رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اقسام کی صنعتیں از روئے قانون ضابطہ فوجداری شہری حدود میں قائم نہیں کی جا سکتیں تو پھر کون سی مجاز اتھارٹی مذکورہ غیر قانونی صنعتوں کے قیام کا غیر قانونی لائسنس اور پرمٹ کا اجراء کرتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے صنعتی کارخانوں کو شہری حدود سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو مکمل طور پر آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ اولڈ سٹی (اندرون لاہور) میں مختلف مقامات پر جوتے سازی کی صنعت میں چمڑا اور سلوشن عام استعمال ہوتے ہیں۔ چمڑا کوئی خاص بدبودار نہیں ہوتا تاہم سلوشن آتش گیر ہوتے ہیں اور ان کے بخارات انسانی صحت پر مضر اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

(ب) اندرون لاہور جوتے سازی کی صنعت کو گھریلو صنعت کا درجہ حاصل ہے جو کئی سالوں سے جاری و ساری ہے، قانونی طور پر مجاز اتھارٹی ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن(TMA) راوی ٹاؤن لاہور ہے جو ان سے پروفیشنل فیس وصول کرتی ہے۔

(ج) یہ معاملہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے متعلقہ ہے محکمہ ہذا نے اس ضمن میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO)لاہور سے درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملہ کا جائزہ لے کر ضروری اقدامات کرے۔

پولیتھین بیگز آرڈیننس 2002 کی تفصیلات

*4316:ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں The Punjab Prohibition on Manufacture Sale, Use and Import of polythene bags (Black or any other polythene bag below fifteen Micro Thickness) Ordinance 2002 رائج الوقت قانون ہے؟

(ب) 2007-08 کے دوران مذکورہ قانون کے تحت قانون ہذا کی خلاف ورزی پر صوبہ میں کتنے چالان ہوئے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو کیا سزا ہوئی، مکمل تفصیل مع نام مجرم، چالان کی نوعیت، جرمانہ یا سزا بتائی جائے؟

(ج) کتنے کیسز میں فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں اور کب سے؟

(د) کیا مذکورہ قانون پر مؤثر طریقے سے عملدرآمد ہو رہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور حکومت اس کو مؤثر بنانے کے لئے کون سے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) 2007۔08 کے دوران مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ آفیسرز ماحولیات نے انوائرنمنٹل مجسٹریٹس کی عدالتوں میں 88 کیسز دائر کئے جن میں 29 کو۔/60,000روپے جرمانہ عائد ہوا، 2 ٹن شاپنگ بیگ ضبط بحق سرکار کیا گیا۔ نوعیت جرم پولیتھین بیگ آرڈیننس کے سیکشن تین کے تحت کم موٹائی والے شاپنگ بنانا تھا، مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا قانون پر عملدرآمد ہو رہا ہے تمام ضلعی آفیسر ز ماحولیات پورے پنجاب میں ایک خصوصی مہم چلا رہے ہیں کالے رنگ والے اور 15 مائیکرون سے کم موٹائی والے پولیتھین بیگ بنانے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی ہو رہی ہے اور اب تک 2,440 کیسز انیوائر نمنٹ مجسٹریٹس کی عدالتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

مذکورہ بالا قانون میں کچھ ضروری تبدیلیاں کر کے نئے ترمیمی بل کا مسودہ بھی صوبائی محکمہ قانون کو برائے vetting بھیج دیا گیا ہے ترمیم قانون کے تمام عمل میں پولیتھین شاپنگ بیگ بنانے والی ایسوسی ایشن کو بھی onboard رکھا گیا ہے تاکہ ترمیم کے بعد پولیتھین بیگ قانون پر مزید بہتر انداز سے عملدرآمد ہو سکے۔

ضلع ملتان، دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4619: **ملک محمد عامر ڈوگر**: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین (گریڈ 1 تا 16) کام کر رہے ہیں کیا یہ ملازمین مذکورہ ضلع کی آبادی کے لئے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو یہاں پر مزید ملازمین بھرتی کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ضلع ملتان کے شہری علاقوں میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی سٹیل ملز و دیگر فیکٹریاں کام کر رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو شہری علاقوں سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ کے دو دفاتر ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر انوائر نمنٹ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 27 ہے)۔

2۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (لیبارٹری)۔ (گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کی تعداد 14 ہے)۔

(ب) ضلع ملتان میں سٹیل ملز نہ ہیں۔ ملتان شہر میں پاک عرب فرٹیلائزرز فضائی آلودگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ جس کا کیس تحفظ ماحولیات ٹریبونل میں زیر سماعت ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات مجریہ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔ فیکٹریوں کو شہر سے باہر نکالنا محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

لاہور۔پی پی 144 میں ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تفصیلات

*5536: جناب وسیم قادر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2009 کے دوران شمالی لاہور پی پی۔144 میں کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے جرمانے کئے گئے،ان کے ناموں وپتاجات سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی فیکٹریوں کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے سیل کیا گیا اور کتنی ایسی ہیں جو سیل ہونے کے باوجود چل رہی ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شمالی لاہور پی پی۔144 کی یونین کونسلز نمبر 37 (مسلم آباد) اور نمبر 38 (سلطان محمود) میں زیادہ تر سٹیل ری رولنگ ملز ہیں جو کہ عرصہ دراز سے چل رہی ہیں۔یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے خود بخود وجود میں آئے ہیں جس کی وجہ سے کئی قسم کے ماحولیاتی مسائل کا شکار ہیں۔ سٹیل ملز عام طور پر سوئی گیس بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں۔ سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ یا گیس کے low pressure کے دوران ان علاقوں میں موجود اکثر فیکٹریاں / سٹیل ملز کوئلہ، فرنس آئل، ربڑ، ٹائر وغیرہ بطور ایندھن استعمال کرتی ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ پرانے ٹائر جلانے سے زیادہ آلودگی پیدا ہوتی ہے۔حلقہ پی پی۔144 لاہور میں 31 سٹیل ملوں کے خلاف ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے کارروائی کی گئی جن میں سے 11 ملوں کے cases برائے جرمانے وسزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے گئے ہیں جنوری 2010 میں ٹربیونل نے ایک سٹیل مل کو۔/50,000 روپے جرمانہ کیا اور باقی ملوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ان تمام ملوں کے نام اور پتے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں مزید برآں محکمہ ماحولیات کے انسپکٹرز ان علاقوں کا وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں جونہی مزید کوئی فیکٹری آلودگی پیدا کرتے ہوئے پائی گئی تو اس کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(ب) اس وقت تک تو کسی فیکٹری / سٹیل مل کو سیل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں مختلف فیکٹریوں کے خلاف استغاثے زیر سماعت ہیں۔ جونہی ماحولیاتی ٹربیونل آرڈر کرے گا تو محکمہ ان آرڈرز کی تعمیل میں متعلقہ آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو بند کر دے گا۔

ضلع میانوالی، فیکٹریوں/کارخانوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی تفصیلات

*5588:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں10۔2009 کے دوران کتنی فیکٹریوں/کارخانوں کے ماحولیات میں آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے چالان کئے گئے؟

(ب) کیا محکمہ نے ان فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی نوٹسز جاری کئے ہیں،اگر نہیں تو جاری کرنے کاارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع میانوالی میں10۔2009 کے دوران ضلعی آفیسر ماحولیات میانوالی نے ایک سٹون کرشر کو ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کے جرم میں سیل کیا۔ میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں مرغیوں کی خوراک بنانے والی ایک فیکٹری کو جو ماحولیاتی آلودگی پھیلا رہی تھی کو demolish کروادیا گیا۔ ضلع میانوالی کے قصبہ واں بھچراں میں ایک غیر قانونی مذبحہ خانہ اور محلہ قادر آباد میں ایک غیر قانونی جانوروں کی آنتوں سے چربی پگھلانے والی فیکٹری کو بند کرادیا گیا۔ ضلع میانوالی میں واقع دو بڑی فیکٹریوں میپل لیف سیمنٹ فیکٹری اور پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری کو ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت نوٹسز جاری کردیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) محکمہ نے میپل لیف فیکٹری، پاک امریکن فرٹیلائزر فیکٹری اور دو سٹون کرشرز کو آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرنے کے لئے نوٹسز/احکامات جاری کردیئے ہوئے ہیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کرادیئے جائیں گے۔

ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے میگا پراجیکٹ لگانے کی تفصیلات

*5589:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کن کن میگا پراجیکٹ پر کام کیا جارہا ہے ان کے ناموں اور تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ منصوبہ جات پر کب تک کام مکمل ہو جائے گا اور اس سے کتنے فیصد ماحولیاتی آلودگی میں کمی آ جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) عموماً وہ پراجیکٹ، جن کی مالیت 500 ملین روپے یا اس سے زیادہ ہو میگا پراجیکٹ کہلاتے ہیں۔ پنجاب میں کسی ایسے بڑے پراجیکٹ پر کام نہیں ہو رہا۔ تاہم محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب کے تحت 13 چھوٹے سائز کے پراجیکٹ (ADP scheme) پر کام جاری ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ 13 پراجیکٹ کے عرصہ تکمیل کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک ان پراجیکٹ سے آلودگی میں کمی کا تعلق ہے تو اسے عددی لحاظ سے بتانا فی الحال مشکل ہے کیونکہ ان میں دو پراجیکٹ کے تحت مختلف قسم کی آلودگی کی پیمائش کرنا اور کنٹرول کرنے کے لئے سفارشات مرتب کرنا ہے۔ دو پراجیکٹ کے ذریعے تعلیمی اداروں کے طلباء اور

عوام الناس میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنا ہے، تاکہ وہ آلودگی کی روک تھام میں اپنا اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ایک 200 ملین کی لاگت کے پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے چھ اہم شہروں میں ماحولیاتی لیبارٹریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ تاکہ ان شہروں اور اس کے ارد گرد کے شہروں کی مختلف قسم کی آلودگی کی سائنسی بنیادوں پر پیمائش کی جا سکے۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل ماحولیاتی آلودگی میں یقیناً خاطر خواہ کمی لائے گی۔

فیصل آباد 10-2009 کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5887: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 10-2009 کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات فیصل آباد کو کتنی گرانٹ ملی؟

(ب) اس شہر میں محکمہ ہذا نے کتنی گرانٹ فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جو منصوبے شروع کئے گئے ہیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 10-2009 کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات فیصل آباد کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کی طرف سے غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں کل بجٹ -/62,65,123 روپے ملے جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

Salary of Employees		-/55,44,381 روپے
Communication		-/35,000 روپے
Utilities		-/84,289 روپے
Rent		-/3,00,000 روپے
Transportation		-/1,33,200 روپے
Commodities & Services		-/1,24,267 روپے
Repair & Maintenance		-/43,986 روپے
ٹوٹل	=	-/62,65,123 روپے

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے فضائی آلودگی کی پیمائش کرنے اور ماحولیاتی ایکٹ کے تحت polluters کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے 20 ملین روپے کی لاگت سے ماحولیاتی لیبارٹری قائم کی ہے اور اس کے لئے ضروری عملہ تعینات کر دیا ہے مزید برآں ضلعی دفتر ماحولیات کو دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے دو گاڑیاں اور سائنسی آلات مہیا کئے ہیں۔

(ج) ایضاً

(د) مذکورہ بالا دونوں منصوبے ابھی جاری ہیں۔

(ہ) حکومت اس شہر میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ماحولیاتی ایکٹ کے تحت آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ عوام الناس اور طلبہ میں ماحولیاتی شعور بیدار کرنے کے لئے مختلف پروگرام کرتی ہے۔ مزید برآں ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

فیکٹریوں کے گنجان آبادی میں نہ لگانے کی تفصیلات

*6020: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹری گنجان آبادی میں لگانے کی اجازت نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت فیکٹریوں کے پالوشن کے لئے کوئی انتظام کر رہی ہے یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات کے ضلعی دفاتر پنجاب کے 36 اضلاع میں قائم ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف مناسب کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ ماحولیاتی احکامات کی عدم تعمیل کی صورت میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیسز برائے سزا و جرمانہ مقامی طور پر ماحولیاتی مجسٹریٹ (سینئر سول جج) یا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں حسب ضابطہ دائر کرا دیئے جاتے ہیں۔

فیصل آباد۔ ٹیکسٹائل ملز کے زہریلے پانی سے پیدا شدہ مسائل

*6201: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ پر میگنا ٹیکسٹائل، اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل ملز کا کیمیکل شدہ اور زہریلا پانی دو/اڑھائی فٹ کے ایک ہی کھالے کے ذریعے چک نمبر 77 ر۔ب (لوکے) کی زمینوں سے گزر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ملوں کے زہریلے اور کیمیکل شدہ پانی کی وجہ سے مذکورہ چک کی زمینیں اور فصلیں انتہائی متاثر ہو رہی ہیں اور زیر زمین پانی مضر صحت اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر مذکورہ سوالوں کے جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ ملوں کے کیمیکل شدہ اور زہریلے پانی کی نکاسی کے لئے کنکریٹ کا نیا کھال تعمیر کروانے، ملزمان کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کا پابند بنانے اور متاثر زمینوں کے مالکان کو ان کی زمینیں یا خراب ہونے والی فصلوں کا ملز والوں سے معاوضہ دلوانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد میں کھرڑیانوالہ۔ جڑانوالہ روڈ پر واقع تین ٹیکسٹائل ملز میگنا ٹیکسٹائل، اعتماد ٹیکسٹائل اور علی ٹیکسٹائل نے اپنے کیمیکل ملے گندے پانی (ویسٹ واٹر) کی نکاسی کے لئے ایک چھوٹا کھالہ بنایا جو کہ چک نمبر77۔رب کی زمینوں سے گزر رہا ہے۔

(ب) اس علاقے کے کچھ کسانوں نے اپنی زمینوں کو پانی دینے کے لئے مذکورہ کھالے پر کئی جگہ موگے لگائے ہیں بعض اوقات پانی غیر متعلقہ کسانوں کی زمینوں میں چلا جاتا ہے اور وہ واویلا کرتے ہیں کہ ان کی زمینیں بنجر اور ناکارہ ہو رہی ہیں۔ جب یہ معاملہ محکمے کے علم میں آیا تو محکمہ ماحولیات فیصل آباد نے اس جگہ کا معائنہ کر کے اپنی رپورٹ محکمہ ماحولیات پنجاب کو بھجوائی جس کی روشنی میں محکمہ نے ان ملز کو ذاتی شنوائی کا موقع فراہم کر کے ان کے خلاف پاکستان کے ماحولیات ایکٹ1997کے تحت ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کا آرڈر Environmental Protection Orders جاری کر دیئے۔

(ج) جب محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب نے مندرجہ بالا ٹیکسٹائل ملز کے خلاف قانونی کارروائی کرتے ہوئے انہیں Environmental Protection Orders جاری کئے تو نتیجے میں اعتماد ٹیکسٹائل ملز کی انتظامیہ نے اپنی فیکٹری کو بند کر دیا اور اس مل کا آلودہ پانی اب اس کھالے میں نہیں جا رہا جبکہ علی ٹیکسٹائل ملز اور میگنا ٹیکسٹائل ملز والوں نے ان آرڈرز پر عمل نہیں کیا اس لئے اس کے کیس ماحولیاتی ٹریبونل میں داخل کر دیئے گئے ہیں اور وہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ محکمہ ماحولیات اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ ایس پی ایم لیول کی تفصیلات

*6219: محترمہ زوبیہ رُباب ملک: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول کیا ہے؟

(ب) حکومت نے سرگودھا میں ایس پی ایم کا لیول صحیح رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایس پی ایم لیول اب critical حد عبور کر چکا ہے؟

(د) حکومت اس ضلع میں فضائی آلودگی ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں مختلف مقامات پر ہوا میں گردوغبار یعنی suspended Particulate Matter(SPM) کا لیول 455 مائیکروگرام فی مکعب میٹر لے کر 850 مائیکروگرام فی مکعب میٹر تک ہے جبکہ اس کا قومی ماحولیاتی معیار 550 مائیکروگرام فی مکعب میٹر ہے۔ اعداد و شمار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرگودھا میں SPM لیول زیادہ ہونے کی بڑی وجہ ضلع کے مختلف چکوک میں تقریباً 365 سٹون کرشرز کا کام کرنا ہے جبکہ شہری علاقوں میں ٹریفک کا ہجوم، گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں اور سڑکوں و گلیوں کی خستہ حالت کی وجہ سے بھی SPM لیول زیادہ ہو جاتا ہے۔ محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے خارج ہونے والے SPM کے لیول کو صحیح رکھنے کے لئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگا رہا ہے۔ جیسے ہی یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اس کا اطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کر دیا جائے گا۔ مزید برآں محکمہ ہذا نے تقریباً 40 سٹون کرشرز کے خلاف مقدمات Environmental Tribunal, Lahore میں دائر کئے جبکہ دیگر کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ جہاں تک گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والے آلودگی کا تعلق ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ گاڑیوں کی وجہ سے ہونے والی آلودگی کا سدباب کرنے کی بنیاد ذمہ داری محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب اور ٹریفک پولیس کی ہے۔ تاہم ضلعی آفیسر ماحولیات سرگودھا مقامی ٹریفک پولیس کی معاونت سے وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ج) پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح ضلع سرگودھا میں بھی مصروف کمرشل مقامات پر SPM کا لیول قومی ماحولیاتی معیار سے تجاوز کر چکا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس سوال کا جواب جز (ب) میں پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6225: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم محکمہ ہذا کو کس کس مد کے لئے فراہم کی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فضائی آلودگی کے خاتمے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم فیکٹریوں/کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے خرچ ہوئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ہذا کے کل 12 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات (BS-17)، تین انسپکٹر (BS-13)، تین فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)، ایک سینئر کلرک (BS-09)، ایک جونیئر کلرک (BS-07) اور تین درجہ چہارم کے اہلکاران شامل ہیں۔

(ب) اس ضلع میں حکومت نے سال 09-2008 کے دوران محکمہ ماحولیات کے ضلعی آفس کو -/24,83,000 روپے اور مالی سال 10-2009 کے دوران -/25,38,000 روپے کی رقم فراہم کی۔ جن میں سے بیشتر حصہ عملہ کی تنخواہوں کی مدوں میں صرف ہوا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ ہذا کے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔ تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں/کارخانوں کی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری مالکان کی ہے۔ تاہم محکمہ ماحولیات پنجاب سٹون کرشرز کی وجہ سے ہونے والی فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک ماڈل ڈسٹ کنٹرول سسٹم لگا رہا ہے جس پر مبلغ 23 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اس منصوبہ کی تکمیل پر اس کا اطلاق ضلع کے تمام سٹون کرشرز پر کر دیا جائے گا۔

(د) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کل -/35,93,370 روپے عملہ کی تنخواہوں اور -/2,49,509 روپے ٹی اے/ڈی اے کی مدوں میں صرف ہوئے۔

(ہ) یہ سوال محکمہ ہذا کے براہ راست متعلقہ نہیں ہے۔ تاہم اس ضمن میں عرض ہے کہ فیکٹریوں/کارخانوں کے آلودہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کی ذمہ داری متعلقہ فیکٹری کے مالکان کی ہے۔ ضلع کی تین بڑی فیکٹریوں (کرسٹلان کیمیکل، سٹروپاک اور نون

ڈسٹلری) نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں جبکہ یوسف شوگر مل کے خلاف استغاثہ Environmental Tribunal Lahore میں دائر کیا گیا ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، پولٹری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6233: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی، اگر کی تو کن کن پولٹری فارمز کے خلاف ان کے ناموں سے آگاہ کردیں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کل کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کو 2009-10 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، اس بجٹ کو کن کن مدوں پر خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں تقریباً 260 پولٹری فارمز ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی محکمہ ماحولیات سے NOC نہیں لیا ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر ماحولیات منڈی بہاؤالدین نے ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت 13 پولٹری فارمز کے خلاف ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے کی وجہ سے کارروائی کی اور ان کے خلاف cases ماحولیاتی مجسٹریٹ / سینئر سول جج منڈی بہاؤالدین کی عدالت میں دائر کئے۔ عدالت نے ہر پولٹری فارم کو سزا کے طور پر جرمانہ کیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلعی آفیسر منڈی بہاؤالدین نے حال ہی میں 203 پولٹری فارمز کا سروے کر کے Site Inspection Reports مرتب کی ہیں اور باقی پولٹری فارمز کا سروے جاری ہے۔ محکمہ ہذا نے ان 203 پولٹری فارمز کو ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیاتی منظوری (NOC) حاصل نہ کرنے اور پولٹری ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کرنے کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلعی آفس ماحولیات منڈی بہاؤالدین میں پانچ ملازمین بشمول ضلعی آفیسر ماحولیات اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان مالی سال 10۔2009 کے دوران /-11,64,000 روپے کا بجٹ دیا گیا۔ حکومت پنجاب کی مالی مشکلات کی وجہ سے اس بجٹ کو /-9,83,000 روپے تک محدود کر دیا گیا۔ اس بجٹ میں جن جن مدوں پر خرچ کیا گیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈی جی خان، یورینیم کے فضلہ، نقصانات اور حکومتی اقدامات

*6301: سردار فتح محمد خان بزدار: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کے علم میں ہے کہ تحصیل ٹرائیبل ایریا ڈیرہ غازی خان سے یورینیم نکالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یورینیم کا فضلہ ٹرائیبل ایریا کے علاقہ مبارکی اور او نگھتی کے مقام پر رکھا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے وہاں کے انسان و حیوان متاثر ہو رہے ہیں یعنی کینسر جیسا موذی مرض پھیل رہا ہے؟

(د) کیا وزیر تحفظ ماحولیات اس بارے میں منفی اثرات کے بچاؤ کے لئے کوئی اقدامات کرنے کے لئے حکومت کو آگاہ کریں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ بات ادارہ ہذا کے علم میں ہے کہ ٹرائیبل ایریا ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان میں یورینیم کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں لیکن ان تنصیبات کے اندر جانے اور کسی قسم کے معلومات لینے کی اجازت نہیں ہے لہذا ادارہ ہذا کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہیں۔

(ب) پلانٹ اور اس کے ارد گرد سخت حفاظتی اقدامات ہونے کی وجہ سے ادارہ ہذا کوئی بھی معلومات لینے سے قاصر ہے اس لئے ٹرائیبل ایریا کے علاقے مبارکی ادارہ انگھتی کے مقام پر رکھے جانے والے فضلہ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات کے پاس اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔

(د) پاکستان نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی، یورینیم کے منفی اثرات کے بچاؤ / خاتمہ کے لئے بہتر معلومات فراہم کر سکتی ہے۔

پی پی-252 مظفر گڑھ، صنعتی آلودگی اور حکومتی اقدامات

*6332: ملک بلال احمد کھر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-252 مظفر گڑھ میں تھرمل پاورز، شوگر ملز اور پار کو انڈسٹری کی وجہ سے جو ماحولیات آلودہ ہو رہا ہے کیا اس پر کوئی مثبت اقدام اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور محمود کوٹ، پار کو آئل انڈسٹریز قصبہ گجرات، فاطمہ شوگر انڈسٹریز سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹریز سنانواں کو آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی ہدایت جاری فرمائیں ہیں اور اس پر کیا عمل ہوا ہے؟

(ج) متعلقہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدام اٹھا رہی ہیں اور محکمہ کی ہدایات پر کتنا عمل کر رہی ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جب علاقہ کے لوگوں کی طرف سے تھرمل پاور پلانٹ / شوگر ملز اور پار کو کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات کو درخواست موصول ہوئی تو محکمہ نے تھرمل پاور سٹیشن مظفر گڑھ، کوٹ ادو تھرمل پاور پلانٹ، فاطمہ شوگر مل سنانواں اور شیخو شوگر مل سنانواں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی شروع کر دی اور انہیں Environmental Protection Order جاری کر دیئے جبکہ پار کو کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

(ب) محکمہ نے لعل پیر تھرمل پاور پلانٹ محمود کوٹ سے گندے پانی کے نمونے حاصل کر لئے ہیں اور ان کی تجزیاتی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ان کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کی جائے گی۔ فاطمہ شوگر انڈسٹری سنانواں اور شیخو شوگر انڈسٹری سنانواں کو ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ان انڈسٹریز کو اپنی آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے ایک ٹائم فریم دیا گیا تھا۔ اس ٹائم فریم کے خاتمہ پر جب ان کا دوبارہ سروے کیا گیا تو یہ سامنے آیا کہ ان انڈسٹریز نے محکمہ ہذا کی ہدایات پر کوئی عمل نہ کیا ہے لہذا non compliance رپورٹ موصول ہوتے ہی ان کے خلاف کیس اینوائر نمنٹل ٹربیونل کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(ج) یہ انڈسٹریز علاقہ کی فلاح و بہبود کے شعبہ کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور-فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*6941: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سال2009 کے دوران ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی کتنی فیکٹریوں کے خلاف چالان ہوئے نیز چالانوں کے مد میں کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

سال 2009 کے دوران ضلع لاہور میں49 فضائی ودیگر آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں / پراجیکٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحولیات نے استغاثے ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے۔ماحولیاتی ٹربیونل نے15 فیکٹریوں /یونٹوں کو مبلغ۔/10,45,000روپے جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف کیسز زیر سماعت ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں عرض ہے کہ سال 2009 میں لاہور شہر میں فضائی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 81 فیکٹریوں کوseal کیا۔

صوبہ میں فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے پر مقدمات کی تفصیلات

*6955: جناب محمد یار ہراج: کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں جنوری2010 سے اپریل 2010 تک تحفظ ماحولیات قانون کے تحت کل کتنی فیکٹریوں کے خلاف آلودگی پھیلانے کے جرم میں مقدمات درج کئے گئے، کتنے مقدمات میں سزائیں ہوئیں اور کتنے مقدمات ماحولیاتی ٹربیونل میں pending ہیں؟

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environment Quality Standard کیا ہے اور لیبارٹری سے نمونے کا تجزیہ کرانے کا کیا طریق کار ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحولیات نے جنوری 2010 سے اپریل 2010 تک ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کل 106 فیکٹریوں اور دیگر اداروں کے خلاف استغاثے برائے جرمانہ و سزا ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے اور یہ تمام مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔تاہم اس عرصہ میں پہلے سے دائر شدہ مقدمات میں سے 59 مقدمات کا ماحولیاتی ٹربیونل نے فیصلہ کیا اور

49 فیکٹریوں و دیگر اداروں کو مبلغ-/2595000 روپے جرمانہ کیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دھواں اور آلودہ پانی کے متعلق National Environmental Quality Standards کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ ماحولیات کی لیب سے نمونے تجزیہ کرانے کا مندرجہ ذیل طریق کار ہے۔

1۔ سائل دھواں یا آلودہ پانی کا تجزیہ کرانے کے لئے ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب کو درخواست دیتا ہے۔

2۔ ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب درخواست کا جائزہ لینے کے بعد کیس متعلقہ ڈائریکٹر کو بھیج دیتا ہے۔

3۔ متعلقہ ڈائریکٹر متاثرہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرنے اور ان کو لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کو حکم صادر فرماتا ہے۔

4۔ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبارٹری کے حکم پر لیبارٹری کی ٹیم اینوائر نمنٹل سیمپلنگ رولز 2001 کے تحت متعلقہ جگہ یا فیکٹری سے دھواں یا آلودہ پانی کے نمونہ جات حاصل کرتی ہے۔ نمونہ جات کا تجزیہ محکمہ ہذا کا تعلیم یافتہ اور تجربہ کار سٹاف اعلیٰ اور معیاری آلات پر کرتا ہے۔

5۔ تجزیاتی رپورٹ آنے کے بعد متعلقہ ڈائریکٹر اس پر ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کا آغاز کرتا ہے۔

تحصیل چونیاں، دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*7026: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چونیاں میں اربن ٹرانسپورٹ کی بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود اربن ٹرانسپورٹ کی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحولیات کو آلودہ کرتی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ ان دھواں چھوڑنے والی بسوں اور ویگنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ سوال محکمہ تحفظ ماحولیات کے متعلقہ نہ ہے۔تاہم یہ درست ہے کہ موٹر وہیکل ایگزامینز قصور اربن ٹرانسپورٹ بسوں اور ویگنوں کا سالانہ چیک اپ کرتا ہے۔

(ب) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ سالانہ چیک اپ کے باوجود بروقت ٹیوننگ اور مرمت نہ کرانے والی بسیں اور ویگنیں دھواں چھوڑتی ہیں اور ماحولیات کو آلودہ کرتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلعی آفیسر ماحولیات قصور ٹریفک پولیس کی مدد سے دھواں پھیلانے والی گاڑیوں بشمول بسوں اور ویگنوں کے خلاف وقتاً فوقتاً ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتا رہتا ہے۔سال 2009 میں 175 گاڑیوں کے چالان کئے گئے جبکہ گزشتہ چار ماہ میں 91 گاڑیوں کے چالان کئے گئے ہیں ٹریفک پولیس قصور نے اپنے طور پر یکم جنوری 2010 سے 28۔جون 2010 تک ٹریفک رولز کے تحت دھواں چھوڑنے والی 315 گاڑیوں کے چالان و جرمانہ مبلغ۔/58,200 روپے کیا ہے۔
اس ضمن میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور کے جواب کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ فیکٹریوں کا گند اور زہریلا پانی دریائے راوی میں ڈالنے کی تفصیلات

*7084: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث لاہور کی ہزاروں فیکٹریوں کا گند اور زہریلا پانی دریائے راوی میں پھینکا جا رہا ہے جس کے باعث خطرناک بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے، مچھلیاں ختم، فصلیں تباہ اور اراضی بنجر ہو رہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کے باعث دریائے راوی میں صنعتی اور شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مچھلیوں، فصلوں اور اراضی پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحولیات کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول فیکٹریوں ہسپتالوں ، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اوران کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے۔ ماحولیاتی ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ماحولیاتی ٹرابیونل میں دائر کروادیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کردی ہوئی ہیں۔ Wasa لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کرر کھے ہیں جن میں سے فی الحال دو پلانٹس غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیراعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کا مضر صحت پانی پھینکنے سے روکنے کے اقدامات

*7178: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں گندا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جارہا ہے اگر ہاں تو محکمہ تحفظ ماحولیات اس کے مضر صحت ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات عمل میں لارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی کو صاف اور مضر صحت مواد سے پاک کرنے کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنا ضروری ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلانٹ کی فوری تنصیب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے لاہور سے گزرنے والے حصہ میں شہری گندا پانی (sewage) اور فیکٹریوں کا آلودہ پانی پھینکا جارہا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس Environmental Tribunal میں دائر کئے گئے۔ ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کے خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹربیونل میں دائر کروادیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ Wasa لاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو (02) پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent treatment Plant لگانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سر براہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے۔ جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس نصب کرنا ضروری ہیں۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹریٹمنٹ پلانٹس لگانے کے اقدامات کی تفصیل درج بالا جز(الف) میں دی گئی ہے۔

دریائے راوی لاہور میں فیکٹریوں کے مضر صحت پانی پھینکنے کی وجہ سے آبی حیات کی ہلاکتوں کی تفصیلات

*7179: چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی حدود میں دریائے راوی میں گندے نالوں کا پانی اور فیکٹریوں کا مضر صحت اور کیمیکل ملا پانی پھینکا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پانی پینے سے نہ صرف آبی حیات بالخصوص مچھلیاں ہلاک ہو رہی ہیں بلکہ لائیو سٹاک اور گائیوں، بھینسوں میں بھی مختلف بیماریوں پھیل رہی ہیں اور ان شعبوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں صنعتی و شہری فضلات کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مچھلیاں ہلاک ہو سکتی ہیں اور گائیوں، بھینسوں میں مختلف بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحولیات نے پاکستان کے تحفظ ماحول کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت ضلع لاہور میں آبی آلودگی کا باعث بننے والے 106 یونٹوں بشمول ہسپتالوں، ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کارروائی کی اور ان کو Environmental Protection Orders جاری کئے کہ وہ آلودہ پانی کو National Environmental Quality Standards کے مطابق ٹریٹ کریں۔ 65 یونٹوں کے خلاف کیس Environmental Tribunal میں دائر کئے گئے۔ ٹربیونل نے 22 یونٹوں کو جرمانہ کیا اور بقیہ یونٹوں کے خلاف مقدمات ابھی

زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے مزید یونٹوں کے خلاف استغاثے بھی ٹربیونل میں دائر کروادیئے جائیں گے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 26 فیکٹریوں نے اپنا آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگالئے ہیں۔ مزید برآں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plantsنصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کردی ہوئی ہیں۔WASAلاہور نے چھ عدد سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کر رکھے ہیں جن میں سے فی الحال دو پلانٹس غیر ملکی اداروں کی فنی اور مالی تعاون سے لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC)لاہور کی 379 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک مشترکہ Common Effluent Treatment Planلگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وزیراعلیٰ پنجاب نے دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کمشنر لاہور ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے جس نے اس ضمن میں ایک ایکشن پلان تیار کر لیا ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

ماحولیات دوست سرگرمیوں کے لئے مختص کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*7228: میاں نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب ماحولیات دوست سرگرمیوں پر عملدرآمد کے لئے مختلف projects پر کام کر رہی ہے اگر ہاں تو تمام projects کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماحولیات دوست سرگرمیوں کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 2010-11 کے بجٹ میں فنڈز رکھے ہیں اگر ہاں تو کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ تحفظ ماحولیات، حکومت پنجاب نے ماحولیات کی بہتری کے لئے 16 منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ ان منصوبہ جات کے مقاصد کی تفصیل Annex-A اور فنڈز کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے ماحولیاتی منصوبوں کے لئے مالی سال 11۔2010کے بجٹ میں 335 ملین کے فنڈز مختص کئے ہیں۔ان فنڈز کی تفصیلAnnex-Aمیں درج ہے۔

صوبہ میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات

*7264:میاں نصیر احمد:کیاوزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو اقدامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے قانون موجود ہے،اگراس سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس قانون کے مطابق سزا دینے کے طریق کار سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے جاتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحولیات نے صوبہ کے36اضلاع میں ضلعی ماحولیاتی دفاتر قائم کررکھے ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحولیات پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001کی ماحولیاتی شقوں کے تحت اپنے اضلاع میں آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کرتے رہتے ہیں۔اہم اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

* دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کی مقامی ٹریفک پولیس کی مدد سے پلاننگ کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں ماحولیاتی ٹریفک اسکواڈز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ان اسکواڈز نے جنوری 2009سے ستمبر 2010تک کل3,04,715عدد گاڑیوں کے چالان کئے اور مبلغ/-43,75,620روپے جرمانہ کیا۔
* ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات آلودگی پیدا کرنے والی چھوٹی فیکٹریوں کے خلاف ماحولیاتی قانون کے تحت کارروائی کرتا ہے اسی طرح پنجاب پولیتھین بیگز آرڈیننس 2002کے تحت 15 مائیکرون موٹائی سے کم پولیتھین بیگ اور کالا بیگ بنانے والی فیکٹریوں اور ان کی فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی مؤثر کارروائی کی جاتی ہے۔ ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات اپنے احکامات پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف ضلعی لیول پر Environmental Magistrate کی عدالت میں کیسز دائر کروادیتے ہیں اب تک 3237 کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالتوں

میں دائر کئے گئے جن کے خلاف مبلغ۔/8,87,900روپے جرمانہ ہوا اور 45آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے۔

* آلودگی پیدا کرنے والے بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف ضلعی آفیسر ماحولیات Site Inspection Report برائے ضروری کارروائی ادارہ تحفظ ماحولیات پنجاب کے ہیڈ آفس لاہور بھجوا دیتے ہیں۔ ماحولیاتی قانون 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے آلودگی پیدا کرنے والے یونٹوں کو Environmental Protection Orders جاری کئے جاتے ہیں عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کیسز Environmental Tribunal لاہور میں دائر کرا دیئے جاتے ہیں۔ اب تک 880یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے جن میں سے194 کیسز کے فیصلے ہوئے اور134یونٹوں کو مبلغ۔/1,33,31,000 روپے جرمانہ ہوا اور 77آلودگی پیدا کرنے والے یونٹس بند ہو گئے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے پاکستان اینوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ۔/199 موجود ہے جس کے تحت سزا دینے کا اختیار ماحولیاتی ٹربیونل یا ماحولیاتی مجسٹریٹ کو ہے مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 20 کے تحت ماحولیاتی ٹربیونل قائم کیا گیا ہے جو اس ایکٹ کے سیکشن 11,12,13,14اور16 کی خلاف ورزی کے تحت۔

* دو سال تک سزا دینے
* دس لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کرنے
* ایک لاکھ روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانہ عائد کرنے
* جھوٹی درخواست / شکایت درج کرنے پر ایک لاکھ روپے تک لازمی جرمانہ عائد کرنے
* پراجیکٹ فیکٹری بند کروانے
* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے اور
* فیکٹری یا مشینری ضبط کرنے کا مجاز ہے نیز عدالت کو آلودگی سے ماحولیات کو پہنچنے والے نقصانات کی نتیجتاً دوبارہ بحالی کروانے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔

اس قانون کے سیکشن 24 کے تحت اینوائرنمنٹل مجسٹریٹس مقرر کئے گئے ہیں جو اس قانون کے سیکشن 14اور15 کی خلاف ورزی کی صورت میں

* ایک لاکھ روپیہ تک جرمانہ عائد کرنے
* ایک ہزار روپیہ تک یومیہ اضافی جرمانے عائد کرنے

* متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کروانے
* آلودگی پھیلانے والی مشینری کو ضبط کرنے کا مجاز ہے۔

لاہور۔ فیکٹری کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*7398: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور کے علاقے عثمان پارک جنازگاہ روڈ پر نمک کرش کرنے کی فیکٹری لگی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیکٹری کی وجہ سے وہاں کے مکین متعدد بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فیکٹری کے مالک کے خلاف متعدد درخواستیں دی جاچکی ہیں لیکن کسی پر کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فیکٹری کو بند/ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے مسمی نذیر احمد ولد سلام دین نے یہ فیکٹری کرایہ کی جگہ پر لگا رکھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ نمک فیکٹری علاقہ کے مکینوں کے لئے ماحولیاتی مسائل کا باعث ہے۔

(ج) اس سلسلے میں ضلعی آفیسر ماحولیات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو ایک درخواست / شکایت بذریعہ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی موصول ہوئی جس پر کارروائی کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحولیات نے فیکٹری کے مالک کو فیکٹری رہائشی آبادی سے منتقل کرنے کا آرڈر جاری کیا جس پر عملدرآمد نہ ہونے پر فیکٹری کو مورخہ 10-10-07 کو seal کر دیا گیا۔

(د) مذکورہ فیکٹری کو مورخہ 10-10-07 کو seal کر دیا گیا ہے۔

لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالانوں کی تفصیلات

*7622: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی چالان کرنے کے لئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) یکم جنوری2010 سے آج تک انہوں نے ایسی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان ملازمین کے زیر استعمال گاڑیوں اور موٹر سائیکل کی تعداد کتنی ہے نیز یہ گاڑیاں اور موٹر سائیکل کتنے سی سی کے ہیں؟

(د) ان گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے اس عرصہ کے تیل / مرمت کے اخراجات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے اختیارات موٹر وہیکلز ایگزامینر ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے پاس ہیں تاہم محکمہ تحفظ ماحولیات نے لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی شور مچانے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کی تین مشترکہ ٹیمیں دھوئیں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے چالان کرنے کے لئے تعینات ہیں جن میں محکمہ ماحولیات کے 13 ملازمین شامل ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری2010 تا 10-10-14 تک 13123 گاڑیوں کے بوجہ ماحولیاتی آلودگی چالان کئے گئے جن کا کل جرمانہ -/20,45,600 روپے ہے۔

(ج) چالانگ مہم میں دو گاڑیاں (1500,1500 سی سی) اور تین موٹر سائیکلیں (70,125,125 سی سی) ہیں۔

(د) چالانگ سکواڈ میں موجود محکمہ ہذا کی گاڑیوں کے لئے ٹوٹل 4370 لٹر پٹرول جاری ہوا جس پر کل رقم -/1,86,010 روپے خرچ ہوئے اور اس عرصہ میں مرمت کے اخراجات -/48,715 روپے ہوئے۔

لاہور۔ایمبرائیڈری کی فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا معاملہ

*7708: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر تحفظ ماحولیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محبوب گارڈن لاہور نزد فیروز پور روڈ لاہور میں ایمبرائیڈری کی فیکٹریاں اور دیگر فیکٹریاں لگائی گئی ہیں وہ رجسٹرڈ ہیں یا نان رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) یہ فیکٹریاں کس کس نام سے رجسٹرڈ ہیں ان کی تفصیل فراہم کی جائے اور یہ بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کس قانون کے تحت رہائشی ایریا میں لگائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محبوب گارڈن ایک خود ساختہ رہائشی علاقہ ہے جو کہ 18 کلو میٹر فیروز پور روڈ لاہور پر واقع ہے۔اس علاقہ میں ایمبرائیڈری کی ایک اور دو دیگر فیکٹریاں ہیں جو محکمہ ہذا کے اجازت نامہ کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا فیکٹریاں سمال انڈسٹری کے زمرے میں آتی ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

I۔ کے۔اے ایمبرائیڈری، محبوب گارڈن، لاہور

II۔ ایلیٹ سکرینز، محبوب گارڈن، لاہور (Elite Screener)

III۔ الیکٹرک پاور پینل اسمبلنگ یونٹ، محبوب گارڈن، لاہور

یہ فیکٹریاں کسی بھی محکمہ سے اجازت نامہ کے بغیر لگائی گئی ہیں۔

(ج) ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات، لاہور نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت مذکورہ بالا فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ان فیکٹریوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فیکٹریوں کو 45 دن کے اندر کسی مناسب جگہ پر شفٹ کر لیں یا آلودگی کنٹرول کرنے کے اقدامات کریں۔ان احکامات کی عدم تعمیل پر ان فیکٹریوں کو seal کر دیا جائے گا۔احکامات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع لاہور۔ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے اقدامات

*7805: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر تحفظ ماحولیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں ماحولیاتی آلودگی کا تناسب کتنا پایا جاتا ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ماحولیات نے آلودگی کو کم کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں قابل ذکر ماحولیاتی آلودگی فضائی اور آبی آلودگی ہے۔ فضائی آلودگی میں particulate matter (گرد وغبار، کاربن کے ذرات) تقریباً ہر جگہ پر قومی ماحولیاتی معیار (40 مائیکروگرام فی مکعب میٹر) سے زیادہ ہے جس کی بڑی وجہ موسمیاتی عوامل (خشک موسم اور بارشوں کا کم ہونا) اور گاڑیوں اور فیکٹریوں سے خارج ہونے والا دھواں ہے۔ لاہور میں زیر زمین پانی پینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ پانی ماخذ (ٹیوب ویل) سے نکلتے وقت صاف اور پینے کے قابل ہوتا ہے مگر فراہمی آب کے پائپوں سے گزرتے ہوئے جہاں پائپ زنگ آلودہ اور شکستہ حالت میں ہوں تو وہاں اس پانی کے آلودہ ہونے کا امکان ہو سکتا ہے اگر اس پانی کی مناسب chlorination نہ کی گئی ہوں۔ لاہور شہر اور فیکٹریوں کا گندا پانی بغیر کسی treatment کے دریائے راوی میں بہا دیا جاتا ہے جس سے دریا کے پانی میں آبی آلودگی کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحولیات نے ضلع لاہور میں آلودگی کو کم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔ دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سٹی ٹریفک پولیس کے تعاون سے چالان کی مہم شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلہ میں یکم جنوری 2010 تا 7-مارچ 2011، 19447 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔ لاہور میں آلودگی پیدا کرنے والے 200 سے زائد بڑے یونٹوں بشمول ہاؤسنگ کالونیوں، ہسپتالوں، فیکٹریوں، میونسپل اداروں کے خلاف پاکستان کے ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کی گئی اور محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والے 142 یونٹوں کے خلاف کیسز ماحولیاتی ٹربیونل لاہور میں دائر کئے گئے ماحولیاتی ٹربیونل نے 73 کیسوں کا فیصلہ کیا اور ان کو مبلغ-/22,58,000 روپے جرمانہ کیا اور باقی یونٹوں کے خلاف کیسز ابھی زیر سماعت ہیں۔ ضلعی آفیسر تحفظ ماحولیات لاہور نے آلودگی پیدا کرنے والے 277 یونٹوں کے خلاف پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت کارروائی کی اور عوامی شکایات کا ازالہ کیا۔ دریائے راوی میں آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے محکمہ تحفظ ماحولیات نے متعلقہ اداروں / محکموں کو Waste Water Treatment Plants نصب کرنے کے لئے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں۔ Wasa لاہور غیر ملکی اداروں کے فنی اور مالی تعاون سے دو Sewage Treatment

Plants لگانے کے لئے کوشاں ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور کی 350 فیکٹریوں کے آلودہ پانی کی صفائی کے لئے ایک Common Effluent Treatment Plant لگانے کے منصوبہ پر کام کر رہی ہے۔ محکمہ ہذا کی کوششوں سے اب تک لاہور میں 42 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات لگائے ہیں۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔ آپ سب تشریف رکھیں کیونکہ تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہو چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون بیٹھا؟ لوٹا بیٹھا، لوٹا بیٹھا" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: امریکہ کا گندہ انڈا ڈاکٹر، جعلی ڈاکٹر، لوٹا ڈاکٹر۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو ڈاکو گو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دیکھو دیکھو کون آیا؟ لوٹا آیا، لوٹا آیا" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "مشرف کا جو یار ہے وہ غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جعلی ڈاکٹر ہائے ہائے، لوٹا ڈاکٹر ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹی بدنام ہوئی ڈاکٹر تیرے لئے، منی بدنام ہوئی ڈاکٹر تیرے لئے" کے فقروں کو کورس کی صورت میں بار بار دہرایا گیا)

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر معزز ممبران یونیفکیشن بلاک کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ایم ایس ایف کا چمچہ ہائے ہائے" اور "لوٹا مہنگا، لوٹا مہنگا ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو، ڈاکو ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس گندے انڈے، گندے لوٹے کو یہاں سے اٹھاؤ اور اسمبلی سے باہر نکالو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے بڑے بے غیرت ہیں"
اور "لوٹا مہنگا، لوٹا مہنگا، لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (ڈاکٹر اسد اشرف) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"Two in one Lotti, Lotti"
اور "لوٹا آیا، لوٹا آیا" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: گندہ انڈا ہائے ہائے، جعلی ڈاکٹر ہائے ہائے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "اسمبلی بدنام ہوئی ڈاکٹر تیرے لئے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "زندہ ہے بھٹو زندہ ہے،
کل بھی بھٹو زندہ تھا آج بھی بھٹو زندہ ہے"
اور "کل بھی لوٹا لوٹا تھا، آج بھی لوٹا لوٹا ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کل بھی لوٹی، لوٹی تھی
اور آج بھی لوٹی لوٹی ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے کا جو یار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 16-مارچ 2011 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔